رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اُس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | یوم پنجشنبہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۵ ذیقعد سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۱۹

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں۔ حضور نے ۲۱ جولائی کو ہائی سکول کے ہال میں ہر دو مدرسوں کے طلباء کو نصائح فرمائیں۔

۲۲ جولائی سے دونو سکول بوجہ تعطیلات گرما بند ہو گئے۔

گرمی نہایت سخت ہے۔ اور بعض حالات داوقات میں ناقابل برداشت ہو رہی ہے

دوسری بار اطلاع

فاروق کا کاتب ایک ہفتہ کی رخصت لیکر اپنے وطن ضلع مظفر نگر گیا ہے اسلئے ۲۹ جولائی کا اگلا پرچہ نہیں شائع ہوگا۔ یہاں کوئی دوسرا کاتب نہیں ملتا جس سے پرچہ لکھوایا جاسکے کوشش کیجاتی کہ کسیطرح اخبار لکھوایا جائے۔ مگر اختیاری امر نہیں ہے۔ بامر مجبوری رخصت کاتب کو دیگئی ہے۔ احباب اس معذوری کو معاف فرمائیں۔ منیجر فاروق

اللہ ہی شافی ہے

مندرجہ ذیل ادویہ کو پورے تجربہ کے بعد نہایت مفید پایا ہے چنانچہ انکے استعمال سے نوے فیصدی مریض بالکل صحتیاب ہوئے ہیں۔ اسلئے یہ رعایت رکھدی ہے کہ اگر کسی شخص کو فائدہ نہو حلفیہ بیان کرکے اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے علاوہ جسطرح ہم لکھیں اٹھائی ہوگی۔ مریض کو اپنے پورے حالات لکھنے پر دوائی ارسال ہوگی بغیر تشخیص مرض دوا نہ بھیجی جائیگی۔

سفوف دافع جریان۔ وسیلان منی مردوں عورتوں کے لئے فیتولہ ۲ر

گولیاں دافع احتباس یعنی جن عورتوں کو ماہواری ایام کم آتے ہوں یا بالکل بند ہوں یا سخت درد سے ہوتی ہوں یا مدت معینہ سے کم و بیش دنوں میں آتا ہو فیتولی ۱ر

گولیاں دافع استحاضہ جن عورتوں کو ماہواری خون کثرت سے آتا ہو۔ یا مہینہ میں دو تین بار آتا ہو جسکی وجہ سے وہ کمزور ہو گئی ہوں فی گولی ۲ر مقدار دوا ہر ایک مریض کو آٹھ خوراک سے لیکر بیس تیس خوراک تک بیماری کی حالت پر دوائی کھانی پڑتی ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

پتہ۔ مولوی نظام الدین مبلغ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ندائے حق

(از ماسٹر اظہر صاحب قادیانی)

احمدی اس وقت دنیا میں خدا کی شان ہیں
قالب اسلام کی روح رواں و جان ہیں
امن عالم کیلئے یہ آیت رحمان ہیں
حق کے پیاسوں کے لئے ہر وقت یہ باران ہیں
بشنوید اے غافلان اینک محمد مصطفیٰ
باز ظاہر شد بنام احمد خیر الورے
صوفیا نشے میں بھنگ و چرس کے غلطاں تھے
اغنیا یا مہ جبینان جہاں شادان تھے
اور عالم جیفۂ دنیا پہ سرگرداں تھے
الغرض جو تھے وہ دین کے حال سے نادان تھے
مرثیہ اسلام کا سید نے آخر پڑھ دیا
ہائے بے حال بھی حالت پہ اسکی رو پڑا
پڑ رہے تھے ہر طرف سے دین احمد پر تبر
کر رہے تھے آریہ عیسائی حملے بے خطر
اور سب قومیں بھی تھیں پہنچا رہیں اسکو ضرر
کوئی بھی حامی نہ تھا اسلام کا آتا نظر
بے کس و بے یار تھا اسلام کفرستان میں
رہ گیا اسلام کا بس کام کفرستان میں
ایسی حالت میں مسیح قادیان پیدا ہوا
وہ شفیق و مہربان انس و جاں پیدا ہوا
حامئے اسلام حق کا پہلوان پیدا ہوا
رحمت پروردگار دو جہاں پیدا ہوا
شر برپا کر دیا اک لشکر کفار میں
سنسنی سی چھا گئی رہبان میں احبار میں
فکر پیدا ہو گئی شیطان کو اپنی جان کی
جب ہوئی رونق فروزی احمد ذی شان کی
در حقیقت اک جدائی ہو گئی شیطان کی
جنگ دونوں میں ہوئی آخر بڑی گھمسان کی
کام آئے لشکر شیطان کے سارے جری
دُم دبا کر بھاگتا پھرتا ہے اک امرتسری
پہلوان حضرت رب قدیر و ذوالجلال
احمد دارالاماں ہے بے عدیل و بے مثال
قائل خنزیر ہے جس نے کیا پنڈت نڈھال
ہاں کیا کسر صلیب اس نے سنوڈوی کا حال
جو کوئی آیا مقابل پر ہوا فی النار وہ
چلدیا با حسرت و اندوہ آخر کار وہ
یہ مسیح وقت ایسا ہے جری الانبیاء
کوئی بھی اسکے مقابل پر نہ ہرگز آ سکا
آریہ - عیسائی ہندو - سکھ - یہودی - دہریا
نام سے احمد کے ہے ہر ایک تھر تھر کانپتا
ضرب اک ایسی لگائی ہے سر دجال پر
خود گھلا جاتا ہے وہ صبح و مسا شام و سحر
احمد آخر زماں کی بعثت ثانی ہے یہ
دیکھ لما یلحقوا تفسیر قرآنی ہے یہ
مفسدوں کے قتل کو شمشیر عرفانی ہے یہ
مذہب اسلام کا وقت حکمرانی ہے یہ
دین حق پھیلیگا سب عالم ہدایت پائیگا
سب جہاں احمد کے بس اب زیر سایہ آئیگا
نامئے بے نام کر کچھ ہوش کی اپنے دوا
عمر ناداں خواب غفلت میں تو کب تک کھوئیگا
انفلوئنزا و طاعون جنگ اور قحط دو با
کہہ رہے ہیں! حق کے پیارے سے نکر غافل دغا
وقت ہے اب بھی سنبھل جا ورنہ پچھتائیگا
کہہ دیا یہ وقت گر کھوتے نہ پھر ہاتھ آئیگا
جب کیا حق نے خلیفہ احمد ذی شان کو
اور بخشی تمکنت اس علیمی دوران کو
خود کیا پورا خدا نے وعدۂ قرآن کو
پھر کہاں جائے فرار اب دشمن ناداں کو
قاصد سرکار ہی جب دو کشتی اچھی نہیں
حق کے بھیجے سے بھی ناداں دشمنی اچھی نہیں
جانشین احمد کا ہے محمود احمد میرزا
ابن مہدی ابن عیسیٰ ہے اولو العزم خدا
وارث تخت خلافت ہے یہی یوسف لقا
عہد میں اسکے ہے دین اسلام ہر سو پھیلتا
بج رہا ہے دین احمد کا نقارہ چار سو
پھیلتی جاتی ہے اب تعلیم احمد کو بکو
ہند میں لنکا میں کابل میں عرب ایران میں
مصر ماریشش میں افریقہ میں اور سوڈان میں
روس میں ہالینڈ میں جرمن میں انگلستان میں
بڑھ رہا ہے دین احمد ہر گھڑی ہر آن میں
مسجد احمد کی ہے اب شہر لندن میں بنا
اس سے شمس الدین مغرب سے طلوع ہو جائیگا
دیکھکر شاداب گلزار احمد حاسدان
جل رہے ہیں دل میں اور سینوں سے اٹھتے ہیں فغاں
گیدڑوں کیطرح دکھلاتے ہیں اپنی بھبکیاں
جب ادھر للکارتا ہے دور سے شیر ژیاں
دم دبا کر پھر بلوں میں گھستے جاتے ہیں کبھی
سانس بھی لینے میں اونچا ہچکیاں لیتے ہیں ابھی
حق نے ہے جسکو بنایا بس خلیفہ ہے وہی
منکروں کا خود خلیفہ ہے بنانا . . . . . ابھی
غیرت حق کو پسند آئے یہ کیسے خود سری
چھین لی ساری خلافت خادم الحرمین کی
سب مقامات مقدس چھن چکے پہلے ہی تھے
اب تو سلطان ہاتھ قسطنطنیہ سے بھی دھو چکے
فاتح و غازی انہیں کہنا ہے اک دیوانگی
مل رہی جنکو جلا وطنی کی ہے پروانگی
شرع اسلامی سے جنکو ہے رہی بیگانگی
کر گئی برباد جنکو ہے نزاع . . خانگی
سامنے محمود کے سلطان رومی ہیچ کیا
سنگ خارا کے مقابل پر پیالہ گر گیا
فاتح و غازی کا سہرا بر سر محمود ہے
حق کی جانب سے بنا جو مصلح موعود ہے
جو اٹھا اسکے مقابل پر ہوا مردود ہے
خود نظیر فتح قسطنطنیہ بھی موجود ہے
جو خدا کا ہے اسی للکارنا اچھا نہیں
شیر کے پنجہ سے پنجہ مارنا اچھا نہیں
نامئے بدنام کی گندہ دہانی ہے فضول
مسٹر گاندھی کی ساری لنترانی ہے فضول
ہندو و مسلم کی باہم ایک جانی ہے فضول
برخلاف حق انہوں نے جو کہ ٹھانی ہے فضول

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان - مورخہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

کلام الامام

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں - اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے **دعا** کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں انکی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ انکی دعائیں بوجہ آداب الدعا کی ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اسلئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں - ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہونچا دیا ہے -

دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے - اور اللہ تعالٰے پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا - بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اسقدر دعا کی گئی ہے کہ جب مقصد کا شگوفہ سر سبز ہونے کے قریب ہوتا ہی دعا کرنیوالے تھک گئے ہیں جسکا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو لیا ہے - اور اس نامرادی نے یہانتک برا اثر پہونچایا ہے کہ پھر **دعا** کے تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا ہی انکار کر بیٹھتے ہیں - اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اسقدر عرصہ دراز تک جو دعا کی گئی ہے کیوں قبول نہ ہوئی -

مگر ایسا خیال کرنیوالا اور ٹھوکر کھانیوالا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلون کو سوچے تو اسے معلوم ہو جاوے کہ یہ ساری نامرادیاں اسکی اپنی ہی جلد بازی اور شتابکاری کا نتیجہ ہیں جنپر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامرادی کرنیوالی مایوسی بڑھ گئی - پس کبھی تھکنا نہیں چاہئیے۔

دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے - اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا اسوقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشو و نما پا کر پھل لائے گا - باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا - کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودہ کی صورت اختیار کر رہا ہے - مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودہ بننے لگتا ہے اور طیار ہوتا رہتا ہے - یہانتک کہ اسکا سبزہ اوپر نکل آتا ہے - اور دوسرے لوگ بھی اسکو دیکھ سکتے ہیں - اب دیکھو وہ دانہ جسوقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا در اصل اسی ساعت سے وہ پودا بننے کی طیاری کرنے لگ گیا تھا - مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اسکا سبزہ باہر نکل آیا - تو سب نے دیکھ لیا لیکن ایک نادان بچہ اسوقت یہ نہیں سمجھ سکتا - کہ اسکو اپنے وقت پر پھل لگے گا - وہ یہ چاہتا ہے کہ کیوں اسی وقت اسکو پھل نہیں لگتا - مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اسکے پھل کا کونسا موقع ہے - وہ صبر سے اسکی نگرانی کرتا اور غور پرداخت کرتا رہتا ہے اور اسطرح صبر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اسکو پھل لگتا اور وہ پک بھی جاتا ہے - یہی حال **دعا** کا ہے اور بعینہ اسی طرح دعا نشو و نما پاتی اور مثمر ثمرات ہوتی ہے - جلد باز پہلے ہی تھک کر رہجاتے ہیں - اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں - اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں -

یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں جنکی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنیوالے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں - انکو ایک جلدی لگ جاتی ہے اور وہ صبر نہیں کر سکتے حالانکہ خدا تعالٰے کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے -

دیکھو کبھی نہیں ہوتا کہ آج شادی کر کر کل کو اسکے گھر بچہ پیدا ہو جاوے حالانکہ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے - مگر جو قانون اور نظام اسنے مقرر کر دیا ہے وہ ضروری ہے پہلے نباتات کی نشوونما کیطرح پتہ ہی نہیں لگتا چار مہینے تک کوئی یقینی بات نہیں کہہ سکتا - پھر کچھ حرکت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوری میعاد گذرنے پر بہت بڑی تکالیف برداشت کرنے کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے - بچہ کا پیدا ہونا ماں کا بھی ساتھ ہی پیدا ہونا ہوتا ہے -

مرد شاہدان تکالیف اور مصائب کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندازہ نہ کر سکیں۔ جو اس مدت حمل کے درمیان عورت کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مگر یہ سچی بات ہے کہ عورت کی یہی ایک نئی زندگی ہوتی ہے۔ اب غور کرو کہ اولاد کے لئے پہلے ایک موت خود اسکو قبول کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جاکر وہ اس خوشی کو دیکھتی ہے۔ اسیطرح پر دعا کرنے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ تلون اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے۔ اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ آخر وہ زمانہ آجاتا ہے اور دعا کے نتیجہ کے پیدا ہونیکا وقت پہونچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔

دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہونچایا جاوے جہاں پہونچکر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جسطرح جیسے آتشی شیشی کے نیچے کپڑا رکھہ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آکر جمع ہوتی ہیں اور انکی حرارت وحدت اس مقام تک پہونچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہونچے جہاں اسمیں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلادے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے پیدا است تا [illegible] بسے سست جنابت مدت وہ انتک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا پڑتا ہے۔ آخر خدا تعالٰے ظاہر کر دیتا ہے جنے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے اور گذشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اسپر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے لیکن جس امر میں جلد جواب ملجاتا ہے وہ ہونے والا نہیں ہوتا۔ عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک [illegible] جب کسی کے دروازہ پر [illegible] کے لئے جاتا ہے اور [illegible]

عاجزی اور اضطراب سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اسکو بھی کچھ شرم آہی جاتی ہے خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہو پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے۔ تو کیا دعا کرنے والے کو کم از کم ایک معمولی سائل جتنا استقلال بھی نہیں ہونا چاہئے اور خدا تعالٰے جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اسکا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے۔ تو کبھی اسکا انجام بد نہیں کرتا۔ اگر انجام بد ہو تو اپنے ظن سے ہوتا ہے۔ جیسے ایک حاملہ عورت چار یا پانچ ماہ کے بعد کہے کہ اب بچہ کیوں پیدا نہیں ہوتا۔ اور اس خواہش میں کوئی مسقط دوا کھالے تو اسوقت کیا بچہ پیدا ہوگا۔ ایک مایوسی بخش حالت میں وہ خود مبتلا ہوگی۔ اسیطرح جو شخص قبل از وقت جلدی کرتا ہے وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ اور نہ صرف نقصان بلکہ ایمان کو بھی صدمہ پہنچاتا ہے۔ بعض ایسی حالت پر دہریہ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں ایک نجار تھا۔ اسکی عورت بیمار ہوئی اور آخر وہ مرگئی اسنے کہا کہ اگر خدا ہوتا تو میں نے اتنی دعائیں کی تھیں وہ قبول ہو جاتیں اور میری عورت نہ مرتی اور اسطرح پر وہ دہریہ ہوگیا لیکن سعید اگر اپنے صدق اور اخلاص سے کام لے تو اسکا ایمان بڑھتا ہے۔ اور سب کچھ ہو بھی جاتا ہے زمین کی دولتیں خدا تعالٰے کے آگے کیا چیز ہیں وہ ایک دم میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ کیا دیکھا نہیں کہ اسنے اس قوم کو جسکو کوئی جانتا بھی نہ تھا بادشاہ بنا دیا۔ اور بڑی بڑی سلطنتوں کو انکا تابع فرمان بنا دیا اور غلاموں کو بادشاہ بنا دیا انسان اگر تقویٰ اختیار کرے اور خدا تعالٰے کا ہو جاوے تو دنیا میں اعلٰی درجہ کی زندگی

ہو۔ مگر شرط یہی ہے کہ صادق اور جوانمرد ہو کر دکھائے دل متزلزل نہ ہو۔ اور اسمیں کوئی آمیزش ریاکاری اور شرک کی نہ ہو ابراہیم علیہ السلام میں وہ کیا بات تھی جس نے اسکو ابوالملۃ اور ابوالحنفا قرار دیا اور خدا تعالٰے نے اسکو اسقدر عظیم الشان برکتیں دیں کہ شمار میں نہیں آسکتیں وہ یہی صدق اور اخلاص تھا۔ دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایک دعا کی تھی۔ کہ اسکی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہوگئی ابراہیم کے بعد ایک عرصہ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی۔ اور پھر کس شان کے ساتھہ پوری ہوئی۔

ظاہری نماز اور روزہ اگر اسکے ساتھہ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ انمیں سے بعض اپنے ہاتھہ تک سکھا دیتے ہیں اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپکو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف انکو کوئی نور نہیں بخشتی اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان انکو ملتا ہے۔ بلکہ اندرونی حالت انکی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جسکو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے۔ اور کوئی اثر انکی روحانیت پر نہیں پڑتا۔ اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالٰے نے فرمایا۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوٰی یعنی اللہ تعالٰے کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہونچتا بلکہ تقوےٰ پہونچتا ہے حقیقت میں خدا تعالٰے پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر گوشت اور خون نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہونچتا بلکہ تقویٰ پہونچتا ہے۔ تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اسیطرح نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی کیا ضرورت ہے؟ اسکا جواب یہی ہے کہ یہ بالکل ایکی بات ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں انکو روح نہیں مانتی اور اسمیں وہ نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی جو اصل مقصد ہے اور جو صرف جسم سے کام لیتے ہیں روح کو اسمیں شریک نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور یہ جوگی اسی قسم کے ہیں۔

روح اور جسم کا باہم خدا تعالےٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے۔ اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے مثلاً اگر ایک شخص تکلف سے رونا چاہے تو آخر اسکو رونا آہی جائیگا۔ اور ایسا ہی جو تکلف سے ہنسنا چاہے اوسے ہنسی آہی جاتی ہے۔ اسیطرح پر نماز کی جسقدر حالتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مثلاً کھڑا ہونا یا رکوع کرنا اسکے ساتھ ہی روح پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور جسقدر جسم میں نیازمندی کی حالت دکھاتا ہے اسیقدر روح میں پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ خدا نرے سجدہ کو قبول نہیں کرتا۔ مگر سجدہ کو روح کے ساتھ ایک تعلق ہے اسلئے نماز میں آخری مقام سجدہ کا ہے۔ جب انسان نیازمندی کے انتہائی مقام پر پہونچتا ہے تو اسوقت وہ سجدہ ہی کرنا چاہتا ہے۔ جانوروں تک میں بھی یہ حالت مشاہدہ کیجاتی ہے کتے بھی جب اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں تو آکر اسکے پاؤں پر اپنا سر رکھدیتے ہیں اور اپنی محبت کے تعلق کا اظہار سجدہ کی صورت میں کرتے ہیں۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جسم کو روح کے ساتھ خاص تعلق ہے ایسا ہی روح کی حالتوں کا اثر جسم پر نمودار ہو جاتا ہے۔ جب روح غمناک ہو تو جسم پر بھی اسکے اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور آنسو اور پژمردگی ظاہر ہوتی ہے۔ اگر روح اور جسم کا باہم تعلق نہیں تو ایسا کیوں ہوتا ہے۔ دوران خون بھی قلب کا ایک کام ہے۔ مگر اسمیں بھی شک نہیں کہ قلب آبپاشی جسم کے لئے ایک انجن ہے۔ اسکے بسط اور قبض سے سب کچھ ہوتا ہے۔ غرض جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں برابر چلتے ہیں۔ روح میں جب عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ پھر جسم میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب روح میں واقعی عاجزی اور نیازمندی ہو تو جسم میں اسکے آثار خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا ہی جسم پر ایک الگ اثر پڑتا ہے۔ تو روح بھی اس سے متاثر ہو ہی جاتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ جب خدا تعالےٰ کے حضور نماز میں کھڑے ہو تو چاہئے کہ اپنے وجود سے عاجزی اور ارادت مندی کا اظہار کرو اگرچہ اسوقت یہ ایک قسم کا نفاق ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ اسکا اثر دائمی ہو جاتا ہے اور واقعی روح میں وہ نیازمندی اور فروتنی پیدا ہونے لگتی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمکو نماز و نمیں لذت نہیں آتی مگر وہ نہیں جانتے کہ لذت اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ اور لذت کا معیار بھی الگ ہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اشد درجہ کی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے مگر وہ اس تکلیف کو ہی لذت ہی سمجھ لیتا ہے دیکھو ٹرانسوال* میں جو لوگ مرتے ہیں۔ باوجود انکی جانیں جاتی ہیں اور عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوتے ہیں۔ مگر قومی حمیت اور ہمدردی انکو ایک لذت اور سرور کے ساتھ موت کے منہ میں لیجا رہی ہے۔

الحکم نمبر ۸ جلد ۷ صفحہ ۱ ۲۸ر فروری سنہ ۰۳ء

* اسوقت ٹرانسوال کی جنگ جاری تھی۔ ایڈیٹر

ہم حضرت مسیح ناصری کی عزت کرتے ہیں

مورخہ ۲۵ر جون سنہ ۱۹۲۰ء کے اہلحدیث امرتسر میں ایک مضمون بعنوان "حضرت عیسیٰ کی پیدائش و دیگر اوصاف کی نسبت قرآن مجید اور مرزا قادیانی کا مقابلہ" شائع ہوا ہے۔ اسکی بیہودگی ناظرین سے پوشیدہ نہیں لیکن میں مزید روشنی ڈالنے کے لئے اسکے متعلق چند باتیں درج ذیل کرتا ہوں۔

۱۔ سب سے اول یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ راقم مضمون نے یہ ایک نہایت ہی دھوکہ دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یسوع کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ اس سے مراد حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف اور واضح طور پر کئی جگہہ یہ بیان کیا ہے۔ کہ ہمنے جو یسوع کے متعلق بیان کیا ہے اسکو حضرت مسیح کے متعلق نہ سمجھا جاوے۔ ہاں جو توضیح مرام کا حوالہ دیا گیا ہے اس سے صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کیلئے یسوع کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے مراد بھی وفات مسیح ہے۔ حالانکہ آپ فرماتے ہیں کہ ہم تو دونو ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں تو پھر مسیح کو کیونکر برا بھلا کہا جا سکتا ہے۔

یہ ایک نہایت ہی اشد مغالطہ ہے کہ آپ نے مسیح علیہ السلام کو پردہ میں گالیاں دی ہیں۔ آپ صاف صاف فرماتے ہیں "اور مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور یا دری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور حضرت موسےٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا۔ اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی نبی آئینگے،، (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸ وصفحہ ۹) کیا راقم مضمون اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کے سامنے اپنی قوم کی تعلیم کے متعلق کہا۔ کہ میں نے انکو ان اعبدوا اللہ ربی وربکم کی تعلیم دی ہے اور میں نے اپنے الٰہ ہونیکی ہرگز تعلیم نہیں دی۔

اور پھر کیا راقم اس بات کی تصدیق کریگا کہ حضرت مسیح نے حضرت موسیٰ جنکے وہ ایک خلیفہ تھے۔ اور جن کی کتاب کے بارےمیں فرمایا کہ میں تورات کا ایک شوشہ مٹانے نہیں آیا) کو ڈاکو اور بٹمار کہا ہے۔ جبکہ حضرت مسیح کہتے ہیں کہ میں حضرت موسیٰ کی تعلیم کی تصدیق کے لئے آیا ہوں۔

اور پھر کیا راقم مضمون اس اعتقاد کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ آپ (حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا ہے اور کہا ہے۔ کہ میرے بعد صرف جھوٹے نبی آئینگے حالانکہ قرآن ان سے یوں راوی ہے کہ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ الخ۔ کہ میں احمد رسول اللہ کا مبشر و مصدق ہوں۔ بھلا بتلایئے۔ کیا آپ کے نزدیک ان مذکورہ بالا صفات والا مسیح تھا۔ ہرگز نہیں۔

جب نہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایسے یسوع کے متعلق ان کی مسلمہ کتب سے چند باتیں پیش کرنا کیوں حضرت مسیح کے متعلق سمجھ لیا گیا۔

(۲)

پھر دیکھئے آپ (حضرت مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں "اور یاد رہے۔ کہ یہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ اور خاتم الانبیاء کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا۔ کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئینگے ایسے یسوع کا قرآن میں کچھ ذکر نہیں۔ (انجام آتھم صفحہ ۱۳)

مذکورہ بالا حوالہ سے ہی پتہ لگتا ہے۔ کہ جہاں جہاں آپ نے یسوع کے متعلق از روئے بائیبل کچھ ذکر کیا ہے وہاں ہرگز حضرت مسیح علیہ السلام مراد نہیں۔ بلکہ وہ کوئی اور ہی فرضی یسوع ہے۔

(۳)

پھر دیکھئے کہ آپ فرماتے ہیں "اس بات کو ناظرین یاد رکھیں۔ کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں ہمیں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی لوگ درحقیقت ہمارے اس عیسےٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے۔ جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے۔ اور پہلے نبیوں کو راستباز جانتے تھے۔ اور آنیوالے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے۔ اور آنحضرت کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی۔ بلکہ ایک یسوعؑ نام کو مانتے ہیں۔ جس کا قرآن میں ذکر نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے نبیوں کو بٹمار وغیرہ ناموں سے یاد کرتا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت مکذب تھا۔ اور اس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئینگے۔ سو آپ خوب جانتے ہیں۔ کہ قرآن شریف نے ایسے شخص پر ایمان لانے کیلئے ہمیں تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ایسے لوگوں کے حق میں صاف فرما دیا ہے۔ کہ اگر کوئی انسان ہو کر خدائی کا دعویٰ کرے تو ہم اسکو جہنم میں ڈالینگے۔ اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کے ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہیئے۔ ایسا آدمی اگر نابینا نہ ہوتا تو یہ نہ کہتا۔ کہ میرے بعد سب جھوٹے ہی آئینگے۔ اور اگر ایماندار ہوتا۔ تو خدائی کا دعویٰ نہ کرتا۔ پڑھنے والوں کو چاہیئے۔ کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں۔ بلکہ وہ کلمات اس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں،، (آریہ دھرم صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲)

مندرجہ بالا حوالہ سے ہی پتہ لگا۔ کہ آپ کے ان الفاظ کا مصداق حضرت مسیح کو سمجھنا ایک غلطی اور دوسرے کے سامنے حضرت مسیح کو مصداق بیان کرنا ان کو دھوکہ دینا ہے کیونکہ متکلم نے اپنے مقصود کو اپنے الفاظ میں صاف بیان کر دیا ہے۔

آپ کا حضرت مسیح کی تحقیر کرنا تو ایک بہت بڑی بات ہے۔ آپ تو حضرت مسیح کی بہت بہت عزت کرتے ہیں۔ اور آپ کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ دیکھئے فرماتے ہیں "اور صاف ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیحؑ اپنے اقوال کے ذریعہ اور اپنے افعال کے ذریعہ سے اپنے تئیں عاجز ہی ٹھہراتے ہیں۔ اور خدائی کی کوئی بھی صفت ان میں نہیں۔ ایک عاجز انسان ہیں۔ ہاں نبی اللہ بے شک ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں،، (جنگ مقدس صفحہ ۶۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر دیکھئے "حضرت عیسیٰ بیشک خدا کا پیارا نبی تھا۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا" (مجموعہ اشتہارات حضرت مفتی محمد صادق صاحب والا)

ان دونوں حوالوں سے پتہ لگ گیا۔ کہ آپ یسوع کی جہاں تحقیر کرتے ہیں۔ وہاں پیارے مسیح علیہ السلام کو ایک معزز نبی اور رسول یقین کرتے ہیں۔ کیا آپ کو جسکے مثیل ہونیکا دعویٰ ہے۔ اس کے متعلق آپ ایسا بیان کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

(۵)

اب میں اصل مضمون کو لیکر ناظرین کو دکھاتا ہوں۔ پہلی آیت جو راقم مضمون نے لی ہے وہ یہ ہے۔ ان اللہ اصطفیٰ ادم و نوحا و ال ابراھیم و ال عمران علی العالمین" اس کے متعلق وہی غلط فہمی دی گئی ہے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے۔

دوسری آیت

یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ واذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ اصطفاک و طہرک واصطفاک علی نساء العالمین۔ اس آیت کا ترجمہ کرنے کے بعد کشتی نوح ص۱۶ کی یہ عبارت پیش کی ہے "مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے۔ کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا .... الی آخرہ" لیکن پتہ نہیں کہ راقم مضمون کو کیا سوجھی اور کس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے یہ عبارت نقل کی ہے۔ حالانکہ اس ساری عبارت میں کوئی ایسی بات نہیں جو مندرجہ بالا آیت کے برخلاف ہو۔ ناظرین عبارت خود ملاحظہ کر لیویں۔

تیسری آیت

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم الخ اور نیز واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا۔ الخ پیش کی گئی ہے۔ اور پھر اس پر حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عبارت پیش کی ہے "حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے"

منشی صاحب؟ اگر کسی کا والد فوت ہو جاوے یا وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا اور پھر بعد میں اسکی والدہ دوسری شادی کر لیوے تو کیا وہ آدمی اس مولود کا باپ نہیں کہلا سکتا۔ اگر نہیں تو وہ اسکو کس نام سے پکاریگا۔

چوتھی آیت

جو آپ نے پیش کی ہے وہ یعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ورسولاً الی بنی اسرائیل۔ ہے۔

اس پر آپ نے درافشانی کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مسیح کو ایک یہودی استاد نے توراۃ پڑھائی تھی

سنئے

۱۔ کیا جو آپ علم کسی ملاں سے سیکھیں وہ خدا کی طرف سے منسوب نہیں ہو سکتا دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم کہ ہر ایک چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں اور ہم نہیں اتارتے۔ مگر معلوم اندازے پر اب جو موجودہ زمانہ میں علم ہے کیا وہ خدا کا سکھلایا ہوا علم نہیں حالانکہ وہ دوسرے علماء سے سیکھا جاتا ہے۔

۲۔ پھر فرمایا۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ ہم نے قرآن کو اتارا اور ہم ہی اسکی حفاظت کرتے ہیں۔ حالانکہ قراء و حافظ اسکو حفظ کر کے محفوظ رکھتے ہیں۔ تو پھر کیا یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ اگر ہو سکتی ہے۔ تو پھر یہودی کا علم سکھانا بھی خدا کی طرف ہو سکتا ہے

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یا اس استاد کی شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا" اس استاد نے آپ کو یونہی چھوڑ دیا لیکن خدا تعالیٰ نے حقیقی طور پر وہ نکات ہیں آپکو سکھلائیں۔

پانچواں اعتراض

آپ نے پانچویں آیت واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر الخ کو پیش کیا ہے۔ اور مسیح کو خالق بنانیکی لایعنی کوشش کی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آپ کو یہ ترجمہ کس استاد نے پڑھایا۔ مثلاً اذ جئتہم بالبینات کا ترجمہ "جس وقت لایا تھا تو ان کی دلیلیں ظاہر" کہنا تک عربی و اردو سے آپ کی واقفیت ظاہر کرتا ہے۔

جواب

اب میں بتلاتا ہوں کہ حضرت مسیح خالق الطیور نہ تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم۔ کیا ان لوگوں نے کوئی ایسے معبود بنا لئے ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرح پیدائش کی ہے۔ اور پھر وہ انکی خلق اور اللہ تعالیٰ کی خلق میں امتیاز نہ کر سکتے ہوں اور پھر فرماتا ہے۔ اروني ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک فی السموات تم مجھکو اپنے مصنوعی معبودوں کی پیدا کردہ اشیاء دکھلاؤ۔ اور پھر فرمایا۔ قل اللہ خالق کل شیء کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے۔

اب اگر حضرت مسیح بھی خالق مانے جاویں تو پھر کیا یہ شرکانہ عقیدہ نہ ہوگا۔ اور مسیح کا زندہ ماننا بھی ایسا ہی مہلک خیال ہے۔ جبکہ قرآن کہتا ہے۔ کہ حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون

کہ کسی ہلاک شدہ بستی کو دوبارہ لوٹنا نصیب ہوگا اور اور بھی بہت ساری آیات ہیں۔ لیکن.. "عاقل را اشارہ کافیست" کو خیال کرکے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور انشاءاللہ تعالےٰ کبھی اسکے متعلق مفصل تحریر کرونگا۔ باللہ التوفیق۔

چھٹا اعتراض اور اسکا جواب

آپ کی پیش کردہ آیات میں سے چھٹی آیت "ایدنا بروح القدس" اور "واذ کففت بنی اسرائیل عنک" ہے یاد رہے کہ ہر ایک نبی کی روح القدس کے ساتھ تائید کیجاتی ہے لیکن پھر بھی ان کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیا حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح القدس کے ساتھ مدد نہ ہوتی تھی لیکن باوجود اسکے وہ مچھلی کے پیٹ میں تین دن تک تکلیف برداشت کرتے رہے۔

باقی رہی واذ کففت والی آیت سو ملاحظہ ہو۔ وکف ایدی الناس عنکم ولتکون آیۃ المومنین (سورۃ فتح) کہ اے مسلمانوں ہم نے تمسے کفار کے ہاتھ روکدیئے۔ باوجود اس ہاتھ روکنے کے انہوں نے مسلمانوں کو وہ تکالیف دیں کہ الاماں۔ لیکن چونکہ فتح مسلمانوں کی ہوئی اس لئے گویا ان کے ہاتھ رک گئے۔ تو پھر اگر حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکا دیا گیا تو کیا خلاف آیت ہو جائیگا۔ دراصل یہودی لوگ حضرت مسیح کو صلیب پر صرف لٹکانا ہی نہ چاہتے تھے۔ بلکہ قتل کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ ملعون ثابت ہوں۔ حالانکہ وہ اللہ تعالےٰ کے رسول تھے۔ اس لئے خدا کی غیرت نے ان کو مصلوب ہونے سے بچا لیا۔

ساتواں اعتراض اور اسکا جواب

ساتویں آیت آپنے ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم پیش کی ہے ماقتلوہ میں تو ہم سب کا اتفاق ہے۔ باقی ما صلبوہ میں جھگڑا ہے۔ دیکھو قرآن کریم میں آیا ہے۔ باغیوں کے متعلق ان یقتلوا او یصلبوا۔ کہ یا ان کو قتل کیا جائے یا ان کو صلیب دیا جائے۔ صلیب کے معنے لٹکانا نہیں۔ بلکہ صلیب پر مارنا مراد ہے پس اسی صلیب کی مذکورہ آیت میں بھی نفی ہے۔ (۲) فرعون کہتا ہے لاصلبنکم فی جذوع النخل کہ میں تم کو پھانسی دونگا کیا اسکے معنے تھے۔ کہ محض لٹکا دونگا ہرگز نہیں بلکہ مارنا مقصود تھا۔ اور لغت میں لکھا ہے الصلب القتلۃ المعروفۃ کہ صلیب ایک قتل کا عام معروف ذریعہ ہے۔

"اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھا ئیگا خدا"

المرقوم ثناء جالندہری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

بچوں کی تعلیم اور تادیب

اپنے گھر والوں کو اپنے نفس کو
نار دوزخ سے بچاؤ دوستو
یعنی یہ کافی نہیں نزد خدا
تم کرو صرف اپنے دل سے اتقا
بیوی اور اولاد کے ہو ذمہ دار
تا گناہوں سے رہیں وہ پُر حذر
بچوں کو سکھلاؤ تہذیب و ادب
عادتیں نیک اور نیک اطوار سب
شرب کے آداب۔ آداب طعام
سب سے پہلے اس کو سکھلاؤ تمام

حکایت

تنگ ہو کر دشمنوں کے جور سے
ہو کے ناراض ان کے ڈھنگ اور طور سے
جب نبیؐ نے عزم ہجرت کا کیا
بسترہ پر ان کے لیٹے مرتضےٰ
سو گئے چادر نبیؐ کی تان کر
تا رہیں دہوکہ میں وہ بیداد گر
سمجھے دشمن سو رہے ہیں مصطفےٰ
راستوں پر پہرا ہلکا کر دیا
ساتھ لے صدیق اکبر کو نبیؐ
چلدئے تاریک تھی وہ شب بڑی
دل تو دونوں کا بہت اُس دم کڑھا
پر یہی تھا مقتضا اسوقت کا
تہا وطن کے چھوڑنے کا رنج و غم
تہا زبانیہ مکہ اور دل میں حرم
اک جگہ تا کہ یہ پہرہ دار تھے
دیکھ کر وہ دور سے کہنے لگے
کون ہو تم اور جاتے ہو کہاں
کیا تمہارا کام ہے اسوقت یاں
یہ کہا احمدؐ نے اے یار نکو
امتحاں کا وقت ہے ہشیار رہو
بولے پھر صدیقؓ یہ کہا کر قسم
ہیں ابوبکرؓ اور محمدؐ دونوں ہم
کہہ کے یہ بے خوف دونوں ہنس پڑے
بے تکلف جیسے جاتے تھے چلے
سنکے آپس میں لگے کہنے شقی
مسخرے ہیں کوئی کرتے ہیں ہنسی
ہوتے یہ صدیقؓ اور احمدؐ اگر
نام کیوں اپنا بتاتے بے خطر
جان کا تھا گو انہیں پورا خطر
مصلحت کی کی نہ پروا بال بھر
سچ کہا اور جان کی پروا نہ کی
اس سے بڑھ کر کب ہے ملحوظ راستی
راست بازی سے سدا خوش ہی خدا
سچ کہا ہے سانچ کو ہے آنچ کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القرآن فی رمضان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۱۰ القی الشیطٰن ہمارے شیخ نے اسکے یہ معنی کئے ہیں کہ شیطان مقابلہ کے لئے مخالفت کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں مگر پیش نہیں جاتی (۲) اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہوجاتی ہے۔

۵۱۱ ویمسک السماء بادل کو روکتا ہے کہ زمین پر پڑے۔

۵۱۲ وان یسلبھم یعنی نہ افاضۂ خیر کرسکیں (خلق ذباب۔ حیات دنیا) نہ رفع ضرر۔

۵۱۳ اللہ یصطفی دلیل نبوت بعد ختم نبوت

پارہ اٹھارہواں شروع ہوا

۵۱۴ قد افلح المومنون۔ ان آیات کی تفسیر براہین حصہ پنجم میں پڑھنی چاہئے

۵۱۵ اللغو۔ جو نہ دنیا کیلئے مفید نہ آخرۃ کیلئے

۵۱۶ اذ ما ملکت ایمانھم۔ لونڈی سے بغیر نکاح

۵۱۷ ثم انکم یوم القیمۃ یوم قیامت سے پہلے کوئی نہیں اٹھیگا۔ پس حضرت عیسیٰ کے مردے زندہ کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ مردے دنیا میں رجوع کرتے

۵۱۸ یا ایھا الرسل قرآن مجید تو ایک ہی رسول پر نازل ہوا۔ پچھلے فوت ہوچکے تھے۔ پس معلوم ہوا امت محمدیہ میں رسول ہونے والے تھے۔ اچھے کھانے کھائیں۔ تو اچھے خیالات اچھے کام ہوں۔

۵۱۹ غمرتھم غرق شدہ ہستی۔

۵۲۰ ولدینا کتب قرآن مجید (س) نامۂ اعمال

۵۲۱ ادفع بالتی ھی احسن خدا چاہتا ہے کہ اسکے دشمن کو خدا سزا دے اسے چاہئے کہ وہ خود اسکی بدی کے مقابلہ میں نیکی کرے۔

۵۲۲ رب ارجعون۔ ارجعنا ارجعنی

۵۲۳ ارجعنی تین بار کی بجائے ارجعوا

۵۲۴ انسوکم ذکری وہ میرا ذکر بھلانے کا سبب بن گئے کیونکہ تم ان مومنوں سے ٹھٹھے ہی میں مشغول رہے

۵۲۵ لو انکم کنتم تعلمون کاش تم اسی وقت سمجھتے کہ دنیا تھوڑے دن ہے

۵۲۶ ان تشیع الفاحشۃ ہمارے شیخ فرماتے تھے۔ دو طرح پر زنا پھیلتا ہے فحش گالیوں سے پس اپنے بچوں کو اس سے بچاؤ۔ (۲) ایسی باتوں کا چرچا جس کا بہت برا اثر پڑتا ہے کیونکہ اس سے بعض خواہشمندوں کو اطلاع ہوجاتی ہے کہ فلاں مرد یا عورت اس کام کی ہیں۔ یہ وجہ ہے اس حکم کی کہ کوئی شخص ایسی بات جانتا ہو تو بیان نہ کرتا پھرے۔

۵۲۷ وانکحوا الایامٰی۔ تعجب ہے کہ سادات میں بیوہ کا نکاح عملی طور پر برا سمجھا جاتا ہے حالانکہ امام حسین کی بہن نے چار نکاح یکے بعد دیگرے کئے

۵۲۸ مثل نورہ۔ اسکے نور تو بہت ہیں ایک نور کی مثال۔

۵۲۹ المصباح۔ مصباح سے مراد قلب مبارک نبوی۔ مشکوۃ سے مراد سینہ نبوی زجاجہ سے مراد دماغ۔ شجرۃ مبارکہ۔ وحی الٰہی فی نبوت۔ صحابہ کے گھر۔ جو بلند ہونگے خلفاء راشدین کے علو مرتبت کا ثبوت کہ یہ نور الٰہی کے ساتھ رہیگا۔

۵۳۰ وجد اللہ عندہ عذاب آگیا۔

۵۳۱ کظلمت۔ یہ اندرونی منکروں کی مثال ہے۔ خوارج۔ روافض جو شبہات پر شبہات میں پڑتے جاتی ہیں۔

۵۳۲ ولیمکنن۔ (۲) تبدیل خوف عزت و مال و جان کو بچانا۔ (۱) عقائد و اعمال کو درست کرنا خلافت دو قسم کی ہے۔ روحانی۔ جسمانی۔ یہاں دونوں کے اعتراض بتادئے۔

۵۳۳ ھم الفاسقون۔ اتحاد کے توڑنے والے ہونگے۔

۵۳۴ الحلم وہ خواب جو آنے سے احتلام ہوجاتا ہے۔

۵۳۵ ثلٰث مرات اسکی وجہ یہ ہے کہ بچے پردہ کی باتوں کو دیکھ کر پھر اپنی دستور کے مطابق اسکی ہی نقل لگانا چاہتے ہیں۔ اور بے حیا ہوجاتے ہیں۔

۵۳۶ فلیستاذنوا اپنے گھر و میں بھی اذن لے کر جاؤ ممکن ہے وہاں بھی کوئی پردہ دار بیوی بیٹھی ہو۔ دوم اپنی بہن ماں وغیرہ ممکن ہے کہ اس وقت سنبھل کر نہ بیٹھی ہوں اور کئی وجوہات

ہیں۔

۵۳۷ لیس على الاعمى۔ پردہ کے معاملہ میں اندھے۔ لنگڑے۔ مریض کو تکلیف نہیں دینی چاہیئے۔

۵۳۸ فقدرہ۔ ہر چیز کو ایک اندازہ پر محدود ثبوت ہے۔ خدا کی وحدانیت ولم یکن لہ شریک فی الملک کا

۵۳۹ بل کذبوا بالساعۃ۔ یعنی یہ اس گھڑی کے منکرین جب مومنوں کو اوپر کی سب چیزیں دیجائینگی۔

انیسواں پارہ شروع ہوا

۵۴۰ ویوم تشقق السماء۔ یہ بدر کے دن ہوا بارش بھی ہوئی۔ فرشتے بھی اترے پیشگوئی تھی

۵۴۱ خذولا جو مدد کا وعدہ کرے اور وقت پر مدد نہ دے۔ بدر کی جنگ میں یہ ذکر آچکا۔

۵۴۲ مھجورا۔ افسوس مدعیان اسلام نے آجکل قرآن مجید جھوٹی گواہیوں اور اسقاط کے لئے رکھا ہوا ہے۔

۵۴۳ ان کاد لیضلنا۔ پہلے تو رسول کو حقیر کہا۔ اور اھذا الذی بعث اللہ رسولا کہا۔ اور اب آپکی نبوت کے قائل بھی ہوتے ہیں۔ کہ ہمیں انکے دلائل کے زور سے معبودوں سے برگشتہ کر ہی چکا تھا۔

۵۴۴ ثم جعلنا الشمس صبح صادق کے سایہ کو سورج بتا دیتا ہے کہ یہ بھی روشنی تھی۔ اور صبح کا آب کی مگر چاندنی تھی۔ اسی طرح مدعی صادق کا صدق ظاہر ہو جائیگا۔

۵۴۵ جھادا کبیرا۔ دلائل اور نیک نمونہ کے ساتھ کفار کے قلوب کا فتح کرنا جہاد کبیر ہے اور اپنے نفس پر فتح پانا جہاد اکبر ہے۔ اور تلوار سے مقابلہ جہاد اصغر ہے۔

۵۴۶ نسبا۔ رشتہ بغیر اکتساب جو رشتہ خود بنائے جاتے ہیں۔ داماد خسر وہ صہر۔

۵۴۷ الا من شاء ان یتخذ۔ الا المودۃ فی القربی کے معنے یہ آیت حل کرتی ہے یعنی خدا کے قرب کا رستہ۔

۵۴۸ قالوا وما الرحمٰن۔ یہ محض خدا اسکو لیا

۵۴۹ طسم۔ پاک سننے والا مجید بزرگی والا

۵۵۰ فارسل الی ھرون۔ انبیاء خود رسالت پانے کے شائق نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ابتداء سے گوشہ خلوت رہا مجھ کو پسند۔

۵۵۱ قال کلا۔ یہ خدائی کا ثبوت ہے

۵۵۲ وانا من الضالین۔ میرا ارادہ قتل نہ تھا۔ بھول سے قتل ہو گیا۔ حضرت جلا وطنی بھی قتل کی سزا ہوتی ہے۔ اسطرح پر وہ بات بھی پوری ہوگئی

۵۵۳ ان عبدت۔ سارے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا۔ ان کا ایک بچہ پالکر احسان جتاتے ہو۔ شنیع

۵۵۴ الا تستمعون۔ یہ محض حضرت موسیٰ کو بنانے کیلئے کہا۔ اور لوگو نکو برانگیختہ کرنے کے لئے۔

۵۵۵ لمجنون۔ ہم سنتے نہیں پر سنائے جا رہا ہے۔

۵۵۶ ان کنتم تعقلون۔ اس نے مجنوں کہا۔ حضرت موسیٰ بھی کہ گئے کہ تم بیوقوف بھی ہو۔

۵۵۷ لسحر علیم۔ ابھی تو مجنوں کہا جا رہا تھا۔ اب علیم کہتے ہیں۔ مخالفان نبوۃ اسی طرح مخالف باتیں کہا کرتے ہیں۔

۵۵۸ سحار۔ یہ تو ساحر ہے ہم سحّار لائیں عالم ہے تو مقابلہ میں علاّمے لائیں

۵۵۹ واورثنھا۔ یہ ضمیر راجع ہے مثل کیطرف (مصر) یہ مثال یاد رکھو۔ جیسے اخذت درھما ونصفہ

۵۶۰ بعصاک البحر۔ اپنی جماعت کو سمندر میں ڈالدے (۲) لاٹھی مار

۵۶۱ بقلب سلیم۔ شرک سے بچا ہوا غیر کی محبت سے پاک (۳) ایسا دل جیسے عشق کے ناگ نے ڈسا ہوا ہے

۵۶۲ لھا شرب۔ صرف اظہار شان کیلئے کہا۔ کہ جس دن یہ پانی پئے۔ اور کوئی نہ آئے۔

۵۶۳ وتقلبک فی الساجدین۔ جب تو قوموں کے حالات کی پڑتال کرتا پھرتا ہے۔

۵۶۴ من فی النار۔ جو آگ کی تلاش میں ہے یعنی موسیٰ (علیہ السلام)

۵۶۵ جان۔ تھا تو وہ بڑا سانپ مگر اھتزاز چھوٹے سانپ کی مانند تھا۔ پس اختلاف نہیں۔

۵۶۶ تول عنھم۔ خط دیکر چلے آنا ہمارے شیخ فرماتے تھے اس کا یہ مطلب ہے کہ خط دیکر پیچھے ہٹ کر ادب سے ٹھہر جانا

۵۶۷ یاتینی لعرشھا۔ ہمارے شیخ فرماتے تھے کہ حضرت سلیمان اس ملکہ کیلئے ایک تخت بنوانا چاہتے تھے۔

۵۶۸ ان یاتونی مسلمین۔ فرمانبردار ہوکر آجائیں۔

۵۶۹ انا اٰتیک بہ۔ میں تیار کرکے دونگا امین اسلئے کہا کہ تخت بنانے کیلئے بہت سے جواہرات کی ضرورت تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ

اکتیس (۳۱) نومسلمین

اللہ پاک کی حمد و ثنا ہے کہ اسکے حبیب سیدنا محمد المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل عاجز راقم کو ان تھوڑے سے ایام میں جو ملک امریکہ میں داخل ہوئے گزرے ہیں۔ باوجود بڑی مشکلات اور رکاوٹوں کے جو متعصب عیسائیوں کیطرف سے پیش آئیں۔ معتدبہ کامیابی حاصل ہوئی۔ فالحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ اسوقت ۲۹ نئے جنٹلمین اور لیڈیاں عاجز کی تبلیغ سے داخل دین متین ہو چکے ہیں۔ جنکے اسمائے گرامی معہ جدید اسلام نام درج ذیل ہیں۔ (۱ و ۲) ڈاکٹر جارج بیکر و مسٹر احمد اینڈرسن۔ یہ ہر دو صاحبان ایک عرصہ سے عاجز کے ساتھ خط و کتابت رکھتے تھے۔ اور مدت سے مسلمان ہو چکے ہوئے ہیں۔ مخلص مسلمان ہیں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کا نام اس فہرست میں سب سے اول رکھا جائے۔

(۳)۔ ان کے بعد نومسلموں میں سے سب سے اول مسٹر پوپو (اسلامی نام نور) ایک معزز تاجر ہیں۔ جو جہاز میں مشرف باسلام ہوئے تھے۔

(۴ تا ۷) رتا نیٹ فیملی یعنی مسز رائٹ۔ مس نیلی مس بیٹ رس و مس رتھ اس معزز خاندان سے پہلے گلسٹرستی میں ملاقات ہوئی۔ اور تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسکے بعد فلاڈلفیا میں ملاقات ہوتی رہی اسلامی نام خدیجہ۔ عائشہ۔ فاطمہ دے گئے۔ (اور زینب) (۸) مس الزبتھ تامسن (صدیقہ) (۹) مس میبی راجرز (حمیدہ) (۱۰) مس جینی۔ اسلامی نام جنت (۱۱) مسٹر لوئیس سی ٹیلفورڈ ساکن برٹش گائنا۔ اسلامی نام مامون۔ (۱۲) مسٹر اینڈریو سیک گلیسپے متوطن جمیکا (خالد)

(۱۳) مسٹر ڈیوڈ فاکس۔ ملازم جہاز جیلین (سلیم)
(۱۴) مسٹر لائیڈ ہنیری۔ ساکن آرینج ریور (حمید)
(۱۵) مسٹر جوزف کین۔ اصل متوطن پولینڈ حال وارد فلاڈلفیا (یوسف)
(۱۶) مسٹر گنڈ لاکوہین۔ ایضاً۔ (یعقوب)
(۱۷) مسٹر اے سں ک و۔ متوطن از ورنو (احسن)
(۱۸) مسٹر انٹونیو گلی سے ریگو (حسن)
(۱۹) مسٹر لاورو مانا کو (حسین)
(۲۰) مسٹر جان اوتائیل ساکن روورٹن صوبہ نیوجرسی اسلامی نام (یحییٰ)
(۲۱) مسٹر اے جی راخ فورڈ۔ ساکن بوسٹن تاجر تمباکو کتاب ٹیچنگ آف اسلام کا مطالعہ اس نوجوان کے قبول اسلام کا موجب ہوا ہے اسلامی نام حامد۔
(۲۲) مسٹر وکٹر گیر۔ اصل متوطن فرانس حال ملک امریکہ (حمید)
(۲۳) مسٹر البرٹ کریر (محمود)
(۲۴) مسٹر میتھیو فینیر شیٹ مین (کریم)
(۲۵) مسٹر الگزنیڈر برن بارٹن۔ اصل متوطن پولینڈ حال ملازم فلاڈلفیا (حلیم)
(۲۶) مسٹر جے روسو۔ ساکن ہسپانیہ (سعید)
(۲۷) مسٹر فلارلنسو کلا گاس ساکن محزبن۔ (فضل)
(۲۸) مسٹر پال وکنل ساکن بولس اپر ہنیر (کرم)
(۲۹) مسٹر لیمہ یارڈی اورلانڈو ساکن ہٹ (احمد)
(۳۰) مسٹر کاسر ماریو (مومن)
(۳۱) مسٹر سیلے (امین)

اس ملک میں تبلیغ کا کام بہت سے مختلف پہلوؤں سے کرنا ضروری ہے۔ مگر ان سب کیواسطے بڑے اخراجات مطلوب ہیں۔ ایک ورقہ جیاپ کر میں نے پانچ ہزار شائع کیا ہے اسپر ۷۰ ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ اور محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ بہت سی ضرورتیں تبلیغی درپیش ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں

(۱) چند مختصر ٹریکٹوں کی اشاعت جن میں دین اسلام کی خوبیاں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صفات حسنہ کا بیان۔ معجزات النبی۔ قرآن شریف کی برکات توریت و انجیل سے صداقت اسلام کا ثبوت۔ تردید اعتراضات بر اسلام فی رسالہ ایک سو ڈالر کا خرچ ہے۔
(۲) ایک ٹائپ رائٹر عمدہ قیمتی ایک سو ڈالر۔
(۳) لیکچر ہال کیواسطے کرسیاں ایک سو ڈالر۔
(۴) نماز کیواسطے چٹائیاں پچاس ڈالر۔
(۵) ایک لائق ٹائپسٹ کلرک ایک گھنٹہ روزانہ کیلئے پچاس ڈالر ماہوار ٹیلی فون پچاس ڈالر سالانہ اس ملک میں لوگ خط و کتابت سے بہت کام نہیں لیتے بلکہ ٹیلی فون سے۔ بعض اور بھی ضروریات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے سب سامان پہونچائیگا۔

علاوہ ان نومسلموں کے جنکا ذکر رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ چھ مسلمان سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئے جنکے نام یہ ہیں۔ عبدالعزیز۔ محمد شفیع صاحبان ساکن کلکتہ۔ علی شیر خانصاحب ساکن غازی پور یہ ہر سہ صاحبان یہاں ایک فیکٹری میں ملازم ہیں مسٹر جیمز صادق ایک تاتاری کا غانی نوجوان جو چھ سال سے اس ملک میں مقیم ہیں حضرت نبی اللہ کے حالات سنکر ایمان لائے۔ اور ہمارے کام میں صدق دل سے امداد کر رہے ہیں مسٹر محمد جاء افندی جو فوج میں ملازم ہیں مسٹر احمد بن علی عرب تاجر۔ احباب کرام سے دعاؤں کی بہت درخواست ہے۔ عاجز کی تبلیغی کامیابیوں سے حسد کھا کر بعض حساد اخباروں میں عاجز پر حملے کرتے اور بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ واللہ خیر حافظا۔ کاہے اپنی خیریت سے اطلاع دیتے رہیں تاکہ موجب تحریک دعا ہو ے۔ والسلام۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ ۱۴ رجون سنہ ۲۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند نایاب کتابیں

مندرجہ ذیل کتابوں کا صرف ایک ایک نسخہ موجود ہے جو بالکل نایاب ہیں۔ لہذا شائق احباب جس کتاب کو پسند کریں فوراً منگا کر مستفید ہوں ورنہ پھر ایسی کسی کتاب کا ملنا محال ہوگا۔

مقالات الاحسان۔ یہ ایک تزکیہ نفس اور اصلاح قلب کیلئے نہایت نافع کتاب ہے۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے فتوح غیب شیخ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ معروف بہ پیر دستگیر سے اسکا انتخاب کرکے سلیس اردو میں ترجمہ کیا اعلیٰ لکھائی عمدہ کاغذ پر آگرہ کی مشہور عالم مطبع مفید عام میں چھپوایا۔ کتاب موصوف ۳۲۴ صفحہ کی ہے بلحاظ ضخامت بہترین لکھائی چھپائی کاغذ نفیس بوجہ نایابی اسکی قیمت صرف تین روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے صرف ایک نسخہ ہے۔

البغیۃ الرائد فی شرح العقائد۔ یہ عقائد کی مشہور کتاب "عقائد نسفی" کی شرح بزبان فارسی سلیس ہے۔ اسمیں اہل سنت والجماعت کے عقائد کا بیان ہے جسکا معلوم کرنا ضروری ایمان ہے۔ نواب بھوپالی نے اسکی یہ شرح حدیث و قرآن کے آیات سے مطابق کرکے لکھی ہے اعلیٰ کاغذ و لکھائی و چھپائی سے مزین و تقطیع کلاں صفحات ہیں اسکے ساتھ دوسری کتاب ۔ اسی طرح کی فارسی زبان میں "افادۃ الشیوخ" ہے جسمیں ناسخ و منسوخ آیات و احادیث کی خوب بحث کی گئی ہے۔ اور بڑی بڑی ضخیم کتابوں کا نچوڑ اور لب لباب ناسخ منسوخ کے متعلق جمع کر دیا ہے ۸۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے تقطیع کلاں ہے۔ تیسرا رسالہ انکے ساتھ "حل مشکلات مشکٰوۃ" ہے جو اسی تقطیع پر اسی مصنف کی تصنیف سے ہے اسمیں ۴۲ مشکل سوالات کا حل ہے۔ جنکا تعلق مذہب اسلام سے ہے بوجہ نایابی قیمت ان تینوں کی صرف پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔

اکسیر فی اصول التفسیر یہ نایاب کتاب بھی نواب بھوپال کی تصنیف بزبان فارسی ہے۔ اسمیں تمام اسلامی تفسیروں کے نام مفسرین کی حالات تفسیروں میں سے معتبر و غیر معتبر تفاسیر کا ذکر خوب نافع اور معلومات کا ذخیرہ ہے تقطیع کلاں لکھائی چھپائی نفیس کانپور کے مشہور نظامی مطبع کی مطبوعہ ۱۳۲ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک علاوہ یہ کتابیں کیسی نہایت شائق علم کے واسطے مفید ہیں۔ خوش قسمت ہونگے وہ جنکو ملیگا۔ ایک ہی نسخہ ہے۔ جسکی درخواست پہلے پہونچیگی اسکو ہی یہ ملیگی۔

پتہ

مینیجر۔ فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور۔ ملک پنجاب۔

فاروقی خضاب

یہ خضاب نوایجاد جسکا نشان (ٹریڈ مارک) منارۃ المسیح ہے بالوں کو سیاہ کرنے میں لاثانی ہے۔ اسکو لگاکر باندھنے وغیرہ کی کوئی دقت نہیں۔ چند منٹوں میں بال سیاہ ہوکر مثل ریشم کے ہوجاتے ہیں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف مثل بعض دیگر خضابوں کے اسکے لگانے سے نہیں ہوتی۔ عورتوں اور مردوں کو یکساں مفید ہے۔ ایک لمبے تجربہ کے بعد ہم یہ کہنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ ہمارا خضاب عمدگی اور ارزانی میں موجودہ تمام خضابوں سے بہتر ہے۔ ایکبار تھوڑے پیسے خرچ کرکے اسکو منگا کر آزمائیے۔ اگر واقعی اچھا ہو تو ہمیشہ لگائیے ورنہ پھر کبھی اسکے نزدیک نہ جائیے۔ یا تو چند پیسے ہمنے ہڑپ کیے اور آپ نے پھر ایسے ٹھگ سے بچنا سیکھ لیا۔ یا انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے آپ ہمارے خریدار ہوگئے۔ آزمائش شرط ہے۔ یہ کالا کی ہانڈی نہیں جو پھر چولہے پر نہ چڑھ سکے جاؤ۔ قیمت ایک شیشی مع برش ۱۲ تین شیشی ایک برش ۶ چھ شیشی ایک برش ۲؎ علاوہ محصولڈاک مع پیکنگ خرچ ایک شیشی ۴؎ تین شیشی ۸؎ چھ شیشی ۱۴؎ اور ایجنٹ برادر دار الفضل سٹریٹ فاروق منزل قادیان۔

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

شربت فولاد۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے۔ فی بوتل کلاں سے ہر

شربت دافع قبض۔ قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہوجاتی ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ فی بوتل کلاں ہے ہر

چٹنی۔ نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ عہ ہر

بخار کی گولیاں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کرکے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۱۲؎

حب قبض کشا ہر قسم کے قبض کو دفع کرتا ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴؎

علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جن کے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کر دیں تو انشاء اللہ اوس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعودؑ کے صدقہ سے اونکے گھر اولاد ہوگی۔ جو مفصل حالات لکھ کر بھیجیں اونکا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں۔ میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنے سے معلوم ہوسکتی ہے۔ ادویات مندرجہ بالا سریع الاثر اور مفید تر ہیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

حکیم نور احمد احمدی اینڈ کو تاجرنہ سیٹیہ۔ اکولا۔ برار

(باہتمام حکیم محمد عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام پبلشر ایڈیٹر قاسم علی سے فاروق منزل سے شائع کیا)